

Weekly Islam Journal





Weekly Islam Journal

Bismillah-ir-Rahman-ir-Raheem: In the name of
Allah, the Most Gracious, the Most Merciful

Date: 11 January 2026

Week No: 4

Every Sunday

Editor: Adv. Amir Khan

Published by Juridica Laws Agency (OPC) Pvt. Ltd.

Website: www.jlaws.in



Purpose Of Weekly Islam Journal/ वीकली इस्लाम जर्नल का उद्देश्य/ ویکیلی اسلام جرنل کا

مقصد

ویکیلی اسلام جرنل کا مقصد مسلمانوں کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مستقیم کی طرف بلانا ہے، اور غیر مسلموں کو اسلام کے صحیح پیغام سے آگاہ کرنا اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے۔

The purpose of Weekly Islam Journal is to call Muslims towards the straight path i.e. Siratal Mustakeem and to make Non-Muslims aware about the true message of Islam & to remove their misconceptions.

वीकली इस्लाम जर्नल का उद्देश्य मुसलमानों को सीधा रास्ता, अर्थात् सिरातुल मुस्तक़ीम, की ओर बुलाना है और ग़ैर-मुसलमानों को इस्लाम के सच्चे संदेश से परिचित कराना तथा उनकी गलतफ़हमियों को दूर करना है।

Table of Contents

01

Quran Section

This Section include Tafseer of Ayat of Quran on Halat E Hajra

03

Darse Seerat E Nabwi

This Section covers the lifestyle and Sunnah of Prophet Muhammad SAW (PBUH)

02

Hadith Section

This Section include Explanation of Hadith on Halat E Hajra & about the coming of Dajjal

04

Current Issue & Weekly message for Ummah

This Section covers the Current Issues & situation of the Muslim Ummah throughout the world & solution of these problems in the light of Quran & Hadith

01

Dars E Quran (Quran Section)

Ayat of the Week:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

“I seek refuge in Allah from the accursed devil.”

“In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful.”

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ
وَصَّأَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

[سورة الأنعام:153]

Translation of the Ayat

اور (اے پیغمبر! ان سے) یہ بھی کہو کہ: "یہ میرا سیدھا راستہ ہے، لہذا اس کے پیچھے چلو، اور دوسرے رستوں کے پیچھے نہ پڑو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے الگ کریں گے۔" لوگو! یہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے متقی بنو۔ تاکید کی ہے تاکہ تم

[سورة الأنعام: 153]

“اور (اے پیغمبر!) ان سے یہ بھی کہ دو کہ: ‘یہی میرا سیدھا راستہ ہے، اس لیے اسی پر چلو، اور دوسرے راستوں پر مت چلو، کیونکہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بٹکا دیں گے۔’ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تاکید کی ہے، تاکہ تم پرہیزگار بنو۔”

سورہ اہل-انعام: آیت 153



Translation of the Ayat

“And (O Prophet!) say to them as well: ‘This is My straight path, so follow it, and do not follow other paths, for they will separate you from the path of Allah.’ These are the matters which Allah has emphasized so that you may become righteous.”

Surah Al-An‘am, Verse 153



Tafseer of the Ayat

مسلمان وہی ہے جو اللہ کے راستے پر چلتا ہے، وہی اللہ تک پہنچے گا، جو دوسری راہیں اپنائے گا وہ کہیں سے کہیں پہنچے گا۔ اللہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔

[سورة الأنعام: 153]

“موسلمان وہی ہے جو اللہ کے راستے پر چلتا ہے؛ وہی اللہ تک پہنچے گا۔ جو دوسرے راستے اپناے گا، وہ کبھی اور پہنچ جائے گا، اللہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔”

سورہ آل-انعام : آیت 153



Tafseer of the Ayat

“A Muslim is one who walks on the path of Allah; only he will reach Allah. One who adopts other paths will end up somewhere else and will not be able to reach Allah.”

Surah Al-An'am, Verse 153



02

Dars E Hadees (Hadith Section)

Hadees of the Week:

عن عبدالله - هو ابن مسعود- قال: خطَّ رسولُ الله ﷺ خطًّا بيده، ثم قال: هذا سبيلُ الله مستقيمًا، وخطُّ عن يمينه وشماله، ثم قال: هذه السُّبُل، ليس منها سبيلٌ إلا عليه شيطانٌ يدعو إليه، ثم قرأ: وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

سنن الدارمی

02

Dars E Hadees (Hadith Section)

Hadees of the Week:

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک دن نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا، پھر فرمایا ”یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا ”یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

’وَ اَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوهُ- وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ‘

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقائد کی درستگی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔

02

Dars E Hadees (Hadith Section)

Hadees of the Week:

हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद (रज़ियल्लाहु तआला अन्हु) फरमाते हैं: एक दिन नबी करीम ﷺ ने हमारे सामने एक रेखा खींची और फिर फरमाया, “यह अल्लाह का रास्ता है।” फिर आपने उसके दाएँ और बाएँ कुछ रेखाएँ खींचीं और फरमाया, “ये अलग-अलग रास्ते हैं, और हर रास्ते पर एक शैतान है जो लोगों को अपनी ओर बुलाता है।” फिर नबी करीम ﷺ ने यह आयत तिलावत फरमाई:

“और निस्संदेह यही मेरा सीधा मार्ग है, अतः इसी पर चलो, और दूसरे रास्तों पर मत चलो, क्योंकि वे तुम्हें अल्लाह के मार्ग से अलग कर देंगे।” (सूरह अल-अनआम: 153)

इस हदीस से यह बात स्पष्ट होती है कि अक़ीदे की दुरुस्ती, इबादत की सही अदायगी, लेन-देन की पाकीज़गी और अधिकारों का अदा करना ही सीधा रास्ता है। जो इनमें से किसी में भी कोताही करता है, वह सीधे रास्ते पर नहीं है।

02

Dars E Hadees (Hadith Section)

Hadees of the Week:

Hazrat Abdullah bin Mas'ud (رضي الله تعالى عنه) says: One day the Noble Prophet (ﷺ) drew a line in front of us and then said, "This is the path of Allah." Then he drew some lines to its right and left and said, "These are different paths, and on each path there is a devil who calls people towards it." Then the Prophet (ﷺ) recited this verse):

"And indeed, this is My straight path, so follow it; and do not follow other paths, for they will separate you from His path." (Surah Al-An'am: 153)

From this Hadith it becomes clear that the correctness of beliefs, the proper performance of worship, purity in dealings, and the fulfillment of rights constitute the straight path. Whoever is negligent in any of these is not on the straight path.

03

Current Issue & Weekly message for Ummah

Why “Vande Mataram” is not acceptable to Muslims:

وندے ماترم
مسلمانوں کو کیوں قبول نہیں؟

از قلم:
حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہ
مولانا (استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)



شائع کردہ

مركز تحفظ اسلام ہند

#3C-1, 2nd Main, Opp. Jamia Masjid, Ilyas Nagar, Bangalore - 560 078
E-mail: markazahaffuzelislamhind@gmail.com , Cell: +91 8495087865 / +91 7019554109
+91 70195 54109 @tahafuze_islam www.tahafuzelislam.com

Current Issue & Weekly message for Ummah

Why “Vande Mataram” is not acceptable to Muslims:

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، أما بعد!

حکومت اتر پردیش نے ۱۹۹۸ء میں ایک حکم نامہ جاری کر کے ریاست کے سبھی منظور شدہ اسکولوں میں ہر صبح ہندوستان کی تصویر پر مالا چڑھانا اور ”وندے ماترم“ گیت پڑھنا لازم قرار دیا تھا۔ واضح ہو کہ اس گیت میں ماور وطن ”ہندوستان“ کو ایک دیوی تصور کر کے اُس کے لئے وہ صفات ثابت کی گئی ہیں، جو صرف معبود حقیقی ہی کو زیب دیتی ہیں، اور پھر اس کی عبادت اور بندگی کا اقرار کیا گیا ہے۔

جب یہ بات سامنے آئی تو جمعیۃ علماء ہندسیت مسلمانوں کی مختلف جماعتوں اور اداروں نے اس کی مخالفت کی، اور تحریری اور عملی طور پر موثر احتجاج کیا، جس کی بنا پر بعد میں یہ حکم حکومت نے واپس لے لیا۔

مسلمانوں کے اس ردعمل پر کچھ برادران وطن کی طرف سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ”وندے ماترم گیت“ کی مخالفت اور ”بھارت ماتا“ کی تصویر پر مالا چڑھانے سے انکار ملک و قوم سے غداری کے مرادف ہے۔ اور یہ کہ علماء اس بارے میں اشتعال دلا کر مسلمانوں کو ملک کا غدار بنا رہے ہیں۔ (دیکھئے: اہل سنت روزنامہ ”وقت کا سامنا“، دہلی ۱۱ جون ۱۹۹۸ء)۔

اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس مسئلہ کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے، اور صحیح

صورت حال اور مسلمانوں کا دستوری اور قانونی موقف سامنے لایا جائے؛ تاکہ منصف مزاج عوام و خواص کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

اسی غرض سے یہ مضمون ماہ نامہ ”ندائے شامی“ اگست ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا، اور بعد میں جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے اسے الگ سے رسالے کی شکل میں بھی بڑی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور یہ احقر کے مجموعہ مضامین ”دعوت فکر و عمل“ میں بھی شامل ہے۔

موجودہ دور میں بالخصوص سوشل میڈیا پر آج کل یہ موضوع پوری شدت سے اٹھایا جا رہا ہے، اور یہ ذہن بنایا جا رہا ہے کہ جو شخص ”وندے ماترم“ یا ”بھارت ماتا کی ہے“ کا نعرہ نہ لگائے، وہ ملک کا غدار ہے، اس پر منصوبہ بندی کے ساتھ مہم چلائی جا رہی ہے۔

بریں، نا مناسب محسوس ہوا کہ یہ مضمون دوبارہ شائع کر دیا جائے؛ تاکہ اس کے متعلق اسلام اور ملت اسلامیہ کا موقف ہمارے سامنے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر طرح کے شرور اور آزمائشوں سے محفوظ فرمائیں، اور دین پر استقامت نصیب فرمائیں، آمین۔

فیظ واللہ الموفق

احقر محمد سلمان منصور پوری حفرلہ

۱۳۴۱/۱۲/۲۹ء مطابق ۲۰۲۰/۸/۲۰ء

All praise is for Allah, and blessings and peace be upon His Messenger. Now to the point!

In 1998, the Government of Uttar Pradesh issued an (official order) making it mandatory in all recognized schools of the state that every morning a garland be offered to the image of India and the song "*Vande Mataram*" be sung.

The reason for opposition was that in this song, the motherland of India is imagined as a देवी (goddess), and such attributes are ascribed to her which are appropriate only for the one true God. Furthermore, within the song, expressions of worship and devotion toward her are affirmed.

When this matter came to light, the Jamiat Ulema-e-Hind, along with various Muslim organizations and institutions, opposed it and raised strong objections both in writing and through practical protest. As a result of this effective resistance, the government later withdrew the order.

In response to this reaction by the Muslims, an attempt was made by some fellow countrymen to create the impression that opposing the song "*Vande Mataram*" and refusing to offer a garland to the image of Bharat Mata is equivalent to betrayal of the nation and the community. It was also alleged that the religious scholars (ulema), by provoking this issue, are turning Muslims into traitors to the country. (See: Weekly "*Waqt Ka Samna*", Delhi, 11 June 1998.)

Therefore, it was felt necessary to examine this issue seriously and to present the correct situation as well as the constitutional and legal position of Muslims, so that fair-minded members of the general public and the educated class may not fall victim to any misunderstanding.

With this purpose, this article was published in the monthly magazine “**Nida-e-Shahi**” in August 1998, and later it was also published separately in large numbers in the form of a booklet by **Jamiat Ulema-e-Hind**. This article is also included in the collection of essays titled “**Ahkam-e-Majmua Mazameen**” and “**Dawat-e-Fikr-o-Amal.**”

In the present times, especially on social media, this issue is once again being raised with great intensity. An atmosphere is being created in which it is claimed that anyone who does not sing “**Vande Mataram**” or does not raise the slogan of “**Bharat Mata Ki Jai**” is a traitor to the nation. For this purpose, a well-planned campaign is being carried out.

It was therefore considered appropriate to republish this article so that the position of **Islam and the Islamic community** on this issue remains clearly before us.

May **Allah Almighty** protect all of us from every kind of trial and hardship, and grant us steadfastness upon the Deen. **Ameen.**

Only Allah knows best.

(Akhzar Muhammad Suleman Mansoorpuri Ghafarle)

[29/12/1441 according 20/08/2020]

“वंदे मातरम्” मुसलमानों को क्यों स्वीकार नहीं है:

1998 में उत्तर प्रदेश सरकार ने एक आदेश जारी किया, जिसके तहत राज्य के सभी मान्यता-प्राप्त स्कूलों में हर सुबह भारत की तस्वीर पर माला चढ़ाना और “वंदे मातरम्” गीत गाना अनिवार्य कर दिया गया था।

इसका विरोध इसलिए किया गया क्योंकि इस गीत में भारत माता को एक देवी के रूप में कल्पित किया गया है और उसके लिए ऐसे गुण सिद्ध किए गए हैं जो केवल सच्चे ईश्वर के ही योग्य हैं। इसके साथ ही उसमें उसकी उपासना और बंदगी का स्वीकार भी किया गया है।

जब यह बात सामने आई, तो जमीयत उलमा-ए-हिंद सहित मुसलमानों के विभिन्न संगठनों और संस्थानों ने इसका विरोध किया और लिखित रूप में तथा व्यवहारिक तौर पर प्रभावी आपत्ति दर्ज कराई। इसी प्रभावी विरोध के कारण बाद में सरकार को यह आदेश वापस लेना पड़ा।

मुसलमानों की इस प्रतिक्रिया पर कुछ देशबंधुओं की ओर से यह धारणा बनाने की कोशिश की गई कि “वंदे मातरम्” गीत का विरोध करना और भारत माता की तस्वीर पर माला चढ़ाने से इनकार करना देश और राष्ट्र के साथ गद्दारी के बराबर है। यह भी कहा गया कि उलेमा इस मुद्दे को उकसा कर मुसलमानों को देशद्रोही बना रहे हैं।

(देखिए: साप्ताहिक “वक्त का सामना”, दिल्ली, 11 जून 1998)

इसी कारण यह आवश्यक समझा गया कि इस मुद्दे की गंभीरता से समीक्षा की जाए और वास्तविक स्थिति के साथ-साथ मुसलमानों का **संवैधानिक और कानूनी पक्ष** स्पष्ट रूप से सामने लाया जाए, ताकि निष्पक्ष सोच रखने वाले आम और खास लोग किसी भी प्रकार की गलतफ़हमी का शिकार न हों।

इसी उद्देश्य से यह लेख **अगस्त 1998** में मासिक पत्रिका **“निदा-ए-शाही”** में प्रकाशित किया गया था, और बाद में **जमीयत उलमा-ए-हिंद** की ओर से इसे अलग से पुस्तिका के रूप में भी बड़ी संख्या में प्रकाशित किया गया। यह लेख **“अहकाम-ए-मजमूआ मज़ामीन”** तथा **“दावत-ए-फिक्र-ओ-अमल”** नामक लेख-संग्रहों में भी शामिल है।

वर्तमान समय में, विशेष रूप से सोशल मीडिया पर, यह विषय एक बार फिर पूरी तीव्रता के साथ उठाया जा रहा है। ऐसा माहौल बनाया जा रहा है कि जो व्यक्ति **“वंदे मातरम्”** नहीं गाता या **“भारत माता की जय”** का नारा नहीं लगाता, उसे देशद्रोही बताया जाए। इसके लिए सुनियोजित ढंग से एक अभियान चलाया जा रहा है। इसलिए उचित समझा गया कि इस लेख को दोबारा प्रकाशित किया जाए, ताकि इस विषय में **इस्लाम और मिल्लत-ए-इस्लामिया** का दृष्टिकोण हमारे सामने स्पष्ट रूप से मौजूद रहे।

अल्लाह तआला हम सभी को हर प्रकार की विपत्तियों और आजमाइशों से सुरक्षित रखे और हमें दीन पर स्थिरता प्रदान करे। **आमीन।**

और अल्लाह ही सबसे बेहतर जानने वाला है।

— (अखज़र मुहम्मद सुलेमान मंसूरपुरी ग़फ़रले)

أَفَمَنْ يُخْلِقُ حَمَمًا لَا يَخْلُقُ، أَفَلَا تَذَكَّرُونَ. (الزلزال: ۱۷)

(بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے کیا تمہیں سمجھ نہیں ہے)

خالق صرف اللہ ہے:

اسلام کی نظر میں کائنات کی چھوٹی بڑی، کمزور اور طاقتور ہر چیز کا خالق اور پیدا کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا:

○ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (المائدة: ۱۷)

(اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

○ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (الانعام: ۱۰۱)

(اور اُس نے ہر چیز بنائی اور وہ سب باتوں سے واقف ہے)

○ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ. (الانعام: ۱۰۲)

(یہی اللہ تمہارا رب ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، سو تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر کارساز ہے)

○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ. (ابراہیم: ۱۹)

(کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہے بنائے)

○ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ



اسلامی نظریہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الانبياء

والمرسلين، وعلى آله وصحبه اجمعين، أما بعد!

اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے، قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں اس عقیدہ کی اہمیت بہت تاکید سے بیان کی گئی ہے۔ اور تمام انسانوں کو صرف ایک خدا کی عبادت کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام میں اللہ کے علاوہ کسی بھی چیز کو خواہ وہ مورت ہو، کاغذ کی تصویر ہو، ندی، نالا، پہاڑ یا درخت ہو، پتھر ہو یا پھول ہو یا جاندار ہو یا غیر جاندار، مردہ ہو یا زندہ۔ الغرض کسی بھی چیز کو پوجنا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات کو ثابت کرنا قطعاً حرام ہے۔ اس کو اسلام کی اصطلاح میں ”شُرک“ کہا جاتا ہے جو اللہ رب العزت کی نظر میں ناقابل معافی جرم ہے۔ اس بارے میں اسلام کا موقف یہ ہے کہ جو چیز خود مخلوق ہو، یعنی جو عدم سے وجود میں آئی ہو، اور خود اس کا وجود کسی دوسرے کا مرہون منت ہو، اُسے ”خالق“۔ یعنی جو سب کو وجود بخشنے والا ہے اور وہ خود بخود ہمیشہ سے موجود ہے، اور اسے کسی نے وجود نہیں بخشا ہے۔ کے درجے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ قرآن کہتا ہے:

Islamic Perspective

All praise is for **Allah**, the Lord of all the worlds. Peace and blessings be upon the leader of all Prophets and Messengers, and upon his family and all his companions. **Thereafter:** The foundational belief of Islam is **Tawheed (Oneness of Allah)**. In the **Holy Qur'an** and the **pure Hadiths**, the importance of this belief has been emphasized repeatedly and with great stress. All of humanity has been instructed to worship **only one God**. In Islam, worshipping anything other than Allah—whether it is an idol, a picture on paper, a river, a stream, a mountain, a tree, a stone, a flower, a living being or a non-living object, whether dead or alive—and attributing to it the **essential divine attributes of Allah**, is **strictly forbidden (haram)**. In Islamic terminology, this act is called **Shirk**, which is an **unpardonable and unforgivable crime** in the sight of **Allah, the Lord of Majesty**.

Regarding this matter, Islam's position is that anything which itself is a **creation**, meaning something that came into existence from nothing, and whose existence depends upon another, **cannot be placed at the level of the Creator (Khaaliq)**—the One who grants existence to all, who exists eternally by Himself, and whose existence is not granted by anyone.

The Qur'an states:

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

Is then He who creates like one who does not create? Will you not then remember (or take heed)?

Surah An-Nahl (16:17)

The Creator is only Allah: According to the Islamic perspective, the Creator and the One who brings into existence everything in the universe—whether small or big, weak or powerful—is one and only Allah (SWT).

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

And to Allah belongs the dominion of the heavens and the earth and whatever is between them. He creates what He wills, and Allah is over all things competent.

Surah Al-Ma'idah (5:17)

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

He created all things, and He is, of all things, Knowing.

Surah Al-An'aam (6:101)

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

That is Allah, your Lord; there is no deity except Him, the Creator of all things, so worship Him. And He is Disposer of all things.

Surah Al-An'aam (6:102)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

Do you not see that Allah created the heavens and the earth in truth?

Surah Ibrahim (14:19)

أَمْنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَنْ يَعْدِلُونَ

Is He [not best] who created the heavens and the earth and sent down rain from the sky for you, by which We cause to grow beautiful gardens whose trees you could not have grown yourselves? Is there any deity along with Allah? Rather, they are a people who ascribe equals.

Surah Naml (24:60)

From these verses it becomes clear that the religion of Islam does not, under any circumstances, want to view any created being as occupying the position of the Creator. No matter how worthy of respect a created being may be—even if he is a Prophet, a saint, or a spiritual pole (Qutb)—it is not permissible to treat him in a manner reserved for the Creator.

इस्लामी नज़रिया

तमाम तारीफें अल्लाह के लिए हैं, जो सारे जहानों का पालनहार है। दुरूद और सलाम हों तमाम नबियों और रसूलों के सरदार पर, और उनकी आल और सभी सहाबा पर। इसके बाद: इस्लाम की बुनियादी आस्था तौहीद (अल्लाह की एकता) पर आधारित है। कुरआन करीम और अहादीस-ए-तैय्यबा में इस अकीदे की अहमियत पर बार-बार और बहुत ज़ोर देकर बयान किया गया है। पूरी मानवता को केवल एक ही खुदा की इबादत की शिक्षा दी गई है। इस्लाम में अल्लाह के अलावा किसी भी चीज़ की पूजा करना—चाहे वह मूर्ति हो, कागज़ की तस्वीर हो, नदी, नाला, पहाड़, पेड़, पत्थर, फूल, कोई जीवित या निर्जीव वस्तु हो, मरी हुई हो या ज़िंदा—और उसमें अल्लाह तआला की जाती सिफ़ात साबित करना क़तअन हराम है। इस्लामी शब्दावली में इसे शिर्क कहा जाता है, जो अल्लाह रब्बुल इज़्ज़त की नज़र में एक न माफ़ किए जाने वाला महान अपराध है।

इस विषय में इस्लाम का दृष्टिकोण यह है कि जो चीज़ खुद मखलूक (सृष्टि) हो, यानी जो शून्य से अस्तित्व में आई हो, और जिसका अस्तित्व किसी दूसरे पर निर्भर हो, उसे खालिक (सृष्टिकर्ता)—जो सबको अस्तित्व देने वाला है, जो स्वयं हमेशा से मौजूद है और जिसे किसी ने अस्तित्व प्रदान नहीं किया—के दर्जे में नहीं रखा जा सकता।

कुरआन कहता है:

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

तो क्या जो पैदा करता है, वह उसके बराबर हो सकता है जो पैदा नहीं करता? फिर क्या तुम सोचते/समझते नहीं हो?

सूरह अन-नहल (16), आयत 17

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۗ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

और आकाशों और धरती और जो कुछ उनके बीच है, सब पर अल्लाह ही का अधिकार है। वह जो चाहता है पैदा करता है, और अल्लाह हर चीज़ पर पूरी कुदरत रखता है।

सूरह अल-माईदा (5:17)

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

उसने हर चीज़ को पैदा किया है और वह हर चीज़ को जानने वाला है।

सूरह अल-अनआम (6:101)

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۗ فَاعْبُدُوهُ ۗ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

यही अल्लाह तुम्हारा रब है, उसके सिवा कोई उपास्य नहीं। वह हर चीज़ का पैदा करने वाला है, इसलिए उसी की इबादत करो, और वही हर चीज़ का कार्य-प्रबंधक है।

सूरह अल-अनआम (6:102)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

क्या तुमने नहीं देखा कि अल्लाह ने आकाशों और धरती को सत्य के साथ पैदा किया है?

सूरह इब्राहीम (14:19)

أَمْنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِذِي قُوَّةٍ يَعْدِلُونَ

क्या वह (अल्लाह) नहीं है जिसने आकाशों और धरती को पैदा किया और तुम्हारे लिए आकाश से पानी उतारा, फिर उसके द्वारा हमने सुंदर बाग उगाए—जिनके पेड़ तुम स्वयं उगा नहीं सकते थे? क्या अल्लाह के साथ कोई और उपास्य है? बल्कि वे लोग (सच्चाई से) भटकने वाले हैं।

सूरह अन-नम्ल (27), आयत 60

इन आयतों से यह स्पष्ट हो जाता है कि इस्लाम धर्म किसी भी सृष्ट प्राणी को कभी भी खालिक (सृष्टिकर्ता) के स्थान पर देखने की अनुमति नहीं देता। चाहे वह सृष्ट प्राणी कितना ही सम्माननीय क्यों न हो—यहाँ तक कि नबी, वली या कुतुब ही क्यों न हों—उसके साथ खालिक जैसा व्यवहार करना जायज़ नहीं है।

اب غور فرمائیے کہ جب اسلام میں پیغمبر علیہ السلام جیسی مقدس ترین ذات کی عبادت کی گنجائش نہیں ہے، تو دنیا کی کسی اور چیز کی بندگی مسلمان کے لئے کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

والدین کا معاملہ:

اسی طرح اسلام میں والدین (ماں باپ) کا بڑا اونچا درجہ ہے۔ قرآن و حدیث میں جگہ-جگہ اُن کے ساتھ حسن سلوک اور اُن کی فرماں برداری کی تاکید کی گئی ہے، اور اُن کی نافرمانی سے شدت کے ساتھ روکا گیا ہے؛ لیکن ساتھ میں یہ بھی بتلادیا گیا کہ اگر وہ والدین اپنی اولاد کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیں، تو اب اُن کی بالکل اطاعت نہیں کی جائے گی۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا. (العنكبوت ۸)

(اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے، (البتہ) اور اگر وہ (والدین) تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک کرے، جس کی تجھ کو خبر نہیں، تو اُن کا کہنا مت ماننا)

اس حکم سے معلوم ہو گیا کہ اسلام؛ اپنی حقیقی ماں۔ جس کی کوکھ سے انسان جنم لیتا ہے۔ کو بھی خالق حقیقی (اللہ رب العالمین) کے ہم پلہ قرار دینا صحیح نہیں سمجھتا؛ بلکہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ شرک کے بارے میں اپنے سگے ماں باپ کے حکم کو بھی ہرگز تسلیم نہ کریں۔

مادری وطن معبود نہیں ہے:

تو اب غور فرمائیے کہ جب قرآن کریم نے شرک کے متعلق اپنے سگے اور حقیقی والدین کے حکم کو نظر انداز کر دیا ہے تو ”مادری وطن“ اور ”بھارت ماتا“ جیسی مجازی ماؤں کے

خَدَّائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا. أَلَا مَعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ. (النحل: ۶۰)

(بھلا کس نے، نائے آسمان اور زمین اور اتار دیا تمہارے لئے آسمان سے پانی، پھر ہم نے اُگائے اُس سے رونق والے باغ، تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم اُن کے درخت اُگاتے، اب (تمہیں بتاؤ کہ) کیا کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ کوئی نہیں، وہ لوگ راہ سے مڑے ہوئے ہیں)

ان آیات سے معلوم ہو گیا کہ مذہب اسلام کسی بھی مخلوق کو خالق کے مقام پر ہرگز دیکھنا نہیں چاہتا۔ مخلوق خواہ کتنی ہی قابل احترام ہو؛ حتیٰ کہ نبی، ولی یا قلمب ہی کیوں نہ ہو؟ اُس کے ساتھ خالق والا معاملہ روا نہیں رکھا جاسکتا۔

نبی بھی خدا نہیں:

اسلام میں اللہ کے بعد سب سے مقدس رتبہ اور معزز مقام خاتم النبیین، سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے؛ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی خدا جیسا معاملہ نہیں کیا جاسکتا۔ نہ آپ کی عبادت کی جائے گی، نہ آپ کو سجدہ کیا جائے گا۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس سے منع فرما دیا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک سرکش اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سجدہ ریز ہوا، اور اپنے مالک کی شکایت کرنے لگا، تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جب یہ جانور ہو کر آپ کو سجدہ کر رہا ہے تو ہمیں بدرجہ اولیٰ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہونا چاہئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَنْبَغِي لِيَشْرُو أَنْ يُسَجَّدَ لِيَشْرُو. (دلائل النبوة ۱۹/۶)
(کسی انسان کے لئے دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں)

Even a Prophet is not God:

In Islam, after Allah, the most sacred rank and the most exalted and honorable status belongs to the Seal of the Prophets, our leader and master, Hazrat Muhammad (peace and blessings be upon him). However, even with Hazrat Muhammad (PBUH), it is not permissible to treat him like God. He is not to be worshipped, nor is prostration (sajda) allowed to be made to him.

The Prophet himself (PBUH) clearly forbade his Ummah from doing so. It is reported that once a rebellious camel fell into prostration before the Prophet (PBUH) and began complaining about its owner. Upon this, the Companions (may Allah be pleased with them) submitted that if this camel, knowingly, is prostrating before you, then we, with even greater right, should prostrate before you.

Upon this, the Prophet (PBUH) said: **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ**

“It is not appropriate for a human being to prostrate before another human being.” (“Dalā’il an-Nubuwwah 19/6”, **19/6** دلائل النبوة)

Now reflect that when, in Islam, there is no scope for the worship of even a most sacred personality like a Prophet (peace be upon him), then how can the worship or devotion of anything else in the world be permissible for a Muslim?

The matter of parents

In the same way, in Islam, parents (mother and father) hold a very great and elevated status. The Qur'an and Hadith, at many places, strongly emphasize good conduct and obedience towards them, and strictly forbid disobedience to them. However, along with this, it has also been made clear that if parents command their children to associate partners with Allah (commit shirk), then they must not be obeyed at all. The Qur'an states:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۗ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

And We have enjoined upon man kindness to his parents. But if they strive to make you associate with Me that of which you have no knowledge, then do not obey them. To Me is your return, and I will inform you about what you used to do.

Surah Al-'Ankabūt (29), Ayat 8

From this command it becomes clear that Islam does not consider it correct to place even one's real mother—from whose womb a human being is born—on an equal footing with the True Creator (Rabb al-'Ālamīn). Rather, Islam commands its followers that in matters of shirk, they must never accept even the command of their own biological parents.

नबी भी खुदा नहीं है।

इस्लाम में अल्लाह के बाद सबसे पवित्र दर्जा और सबसे ऊँचा व महान स्थान खातिमुल-अंबिया, हमारे सरदार और रहनुमा हज़रत मुहम्मद ﷺ का है। लेकिन इसके बावजूद हज़रत मुहम्मद ﷺ के साथ भी खुदा जैसा व्यवहार नहीं किया जा सकता। न उनकी इबादत की जा सकती है और न ही उन्हें सजदा किया जा सकता है।

खुद नबी करीम ﷺ ने अपनी उम्मत को इससे सख्ती से मना फ़रमाया है। रिवायतों में आता है कि एक बार एक सरकश ऊँट नबी ﷺ के सामने सजदा-रेज़ हो गया और अपने मालिक की शिकायत करने लगा। इस पर सहाबा-ए-किराम رضی الله عنهم ने अर्ज़ किया कि जब यह ऊँट जान-बूझकर आपको सजदा कर रहा है, तो हमें तो बदर्जा -ए-आला आपके सामने सजदा करना चाहिए।

इस पर नबी करीम ﷺ ने इरशाद फ़रमाया: **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**

لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ

“किसी इंसान के लिए किसी दूसरे इंसान को सजदा करना उचित नहीं है।”
 (“दलाइल अन-नुबुव्वह, जिल्द 19, हदीस (रिवायत) संख्या 6।”)

अब गौर कीजिए कि जब इस्लाम में पैग़म्बर ﷺ जैसी अत्यंत पवित्र हस्ती की भी इबादत की कोई गुंजाइश नहीं है, तो फिर दुनिया की किसी और चीज़ की बंदगी मुसलमान के लिए कैसे जायज़ हो सकती है?

माता-पिता का मामला।

इसी तरह इस्लाम में माता-पिता का दर्जा बहुत बड़ा और ऊँचा है। क़ुरआन और हदीस में जगह-जगह उनके साथ अच्छे व्यवहार और उनकी फ़रमाबरदारी की सख़्त ताक़ीद की गई है और उनकी नाफ़रमानी से गंभीर रूप से रोका गया है। लेकिन साथ ही यह भी स्पष्ट कर दिया गया है कि यदि माता-पिता अपनी औलाद को अल्लाह के साथ शिर्क करने का हुक्म दें, तो उनकी बिल्कुल भी इताअत नहीं की जाएगी। कुरान कहता है:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۗ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

और हमने इंसान को उसके माता-पिता के साथ अच्छा व्यवहार करने की नसीहत की है। लेकिन अगर वे तुम पर दबाव डालें कि तुम मेरे साथ किसी को साझी ठहराओ, जिसका तुम्हें कोई ज्ञान नहीं, तो उनकी बात न मानो। मेरी ही ओर तुम सबको लौटकर आना है, फिर मैं तुम्हें बता दूंगा जो कुछ तुम करते रहे हो।

सूरह अल-अंकबुत (29), आयत 8

इस आदेश से यह स्पष्ट हो जाता है कि इस्लाम अपनी वास्तविक माँ—जिसकी कोख से इंसान जन्म लेता है—को भी सच्चे ख़ालिफ़ (रब्बुल आलमीन) के समकक्ष ठहराना सही नहीं मानता। बल्कि इस्लाम अपने मानने वालों को यह हुक्म देता है कि शिर्क के मामले में वे अपने सगे माता-पिता के आदेश को भी किसी हालत में स्वीकार न करें।



جو لوگ اکثریت کے زعم میں ملک کے تمام باشندوں کو اپنے عقیدے اور عمل کا پابند بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ درحقیقت مادر وطن کے خیر خواہ نہیں؛ بلکہ اُس کی جڑوں کو کمزور کرنے والے ہیں؛ اس لئے کہ ہمارے وطن کی بقا اور سالمیت کا مدار صرف اس پر ہے کہ یہاں بسنے والے ہر فرقہ کے جذبات کا احترام کیا جائے اور کسی کی دل آزاری نہ کی جائے۔

یہ وطن سے غداری نہیں:

مسلمان ہندوستان کی تعریف اور اُس کی واقعی خوبیوں پر مشتمل کسی ترانے یا گیت کے مخالف ہرگز نہیں ہیں؛ بلکہ ایسے ترانوں کو بصد شوق پڑھتے اور گنگناتے ہیں۔

یہاں کا قومی ترانہ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" یہ اس ملک کے بارے میں ہمارے حقیقی جذبات کا عکاس ہے۔ اس طرح کے ترانے پڑھنے میں نہ ہمیں کبھی اعتراض ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

ہمارا تو صرف یہ کہنا ہے کہ ہماری زبان سے ایسے الفاظ نہ کہلوائے جائیں اور ہمیں ایسے عمل پر مجبور نہ کیا جائے، جو ہمارے عقیدہ توحید کے خلاف ہو۔

"وندے ماترم" گیت میں چون کہ خالص مشرکانہ الفاظ ہیں، اس لئے ہمیں اُس کے پڑھنے پر اعتراض ہے۔ اور اعتراض کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ہمیں اپنے وطن سے محبت نہیں، یا ہم اس کے وفادار نہیں؛ بلکہ یہ احتجاج صرف اس بنا پر ہے کہ یہ ہمیں دستور سے ملی ہوئی مذہبی آزادی کے منافی ہے، ہمیں اپنی مذہبی آزادی بہر حال عزیز تر ہے، ہم کسی بھی قیمت پر اس آزادی کا سودا نہیں کر سکتے۔

اس لئے حکومت، برادران وطن اور ہمارے روشن خیال دانشوروں کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کی بے چینی کو وطن کی مخالفت پر محمول نہ کریں؛ بلکہ سنجیدگی کے ساتھ ان کی بجا



ساتھ خالق حقیقی جیسا برتاؤ اسلام کیسے گوارا کر سکتا ہے؟

ماں کا احترام اور اُس سے محبت الگ چیز ہے، اور اُس کو معبود بنا لینا اور خالق کے درجہ میں رکھ دینا الگ معاملہ ہے۔

محبت اور وفاداری کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم جس سے محبت کریں اُسے پوجتے بھی لگیں۔ ہم اپنے والدین سے محبت کرتے ہیں، بھائی بہنوں سے پیار کرتے ہیں، اور رشتہ داروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر انہیں پوجتے نہیں ہیں، تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نہ پوجنے کی وجہ سے ہماری محبت میں کمی آگئی۔

اسی طرح جو مسلمان یہ کہے کہ ہم ملک سے محبت تو کرتے ہیں، مگر اُس کی بندگی نہیں کرتے، اور اُس کو خدا کے درجہ میں نہیں رکھتے، تو اسے ملک و قوم کا خدا یاد دہن ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

ہندوستان ہمارا وطن ہے، اور وطن ہونے کی حیثیت سے ہمیں اُس سے فطری تعلق بھی ہے۔ اس کے چہرے پر ہماری روشن تاریخ کے اُنٹس نقوش ثبت ہیں۔ اور وطن کی بھلائی اور ترقی کے لئے ہم دل سے کوشاں رہے ہیں اور رہیں گے؛ لیکن اس محبت اور تعلق کے معنی ہرگز یہ نہیں ہیں کہ ہم اُسے معبود بنا ڈالیں۔ ہمیں عقلاً یا قانوناً کسی طرح بھی وطن کی عبادت اور بندگی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

ہمارے وطن نے ہمیں دستوری طور پر یہ حق دیا ہے کہ یہاں کے کسی بھی بسنے والے پر ایسا حکم لاگو نہ کیا جائے جو اس کے مذہبی عقیدہ کے خلاف ہو، اور جس سے اُس کی مذہبی آزادی پر زد پڑتی ہو۔ مادر وطن کے سپوت ہونے میں ہندو مسلم، سکھ اور عیسائی وغیرہ سب برابر ہیں۔

یہاں جس طرح ایک ہندو کو مورقی کی پوجا سے نہیں روکا جاسکتا، اسی طرح کسی مسلمان کو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسری چیز کی عبادت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

شکایت کے ازالے کی کوشش کریں، اس طرح کے جبری احکام کو واپس لینے پر زور دیں، ورنہ اس کے عواقب و نتائج ملک کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں سے اپیل:

اس موقع پر ہم عام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں وہ اپنی نسلوں کے ایمان کے تحفظ کے سلسلہ میں پوری طرح حساس رہیں اور مکمل بیداری کا ثبوت دیں۔ اپنے بچوں کو تاکید کریں کہ وہ کوئی بھی شرکیہ لفظ اپنی زبان سے نہ نکالیں، اور اللہ کے علاوہ کسی کے ساتھ معبود جیسا معاملہ نہ کریں۔ ایمان اور اسلام کے سلسلہ میں ہمارے جذبات بالکل واضح ہونے چاہئیں کہ ہم دنیا جہاں کا ہر نقصان برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنے دین و اسلام پر کسی آنچ کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین پر مکمل استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ندائے شاہی، اگست ۱۹۹۸ء)






Ma'dre Watan Mabood nahi hai (The motherland is not an object of worship):

So now reflect that when the Noble Qur'an has set aside the command of one's own real and biological parents in matters of shirk, then how can Islam possibly tolerate treating metaphorical mothers such as the "motherland" or "Bharat Mata" in a manner befitting the True Creator?

Respect for one's mother and love for her are one thing, and turning her into a deity or placing her at the status of the Creator is a completely different matter.

Love and loyalty do not mean that the one we love must also be worshipped. We love our parents, we care for our brothers and sisters, and we maintain relationships with relatives, but we do not worship them. No one can say that our love is diminished simply because we do not worship them. Similarly, if a Muslim says that he loves his country but does not worship it and does not place it at the status of God, then he can never be called a traitor or an enemy of the nation and the country.

India is our homeland, and by virtue of being our homeland, we naturally have an inherent connection with it. Our glorious history is etched and evident on every inch of its soil. We are sincerely committed—and will continue to be committed—to the welfare and progress of our country.



However, love and attachment to the homeland by no means imply that we should turn it into an object of worship. Neither intellectually nor legally can anyone compel us to worship or show devotion to the homeland.

Our country has constitutionally granted us the right that no command or obligation should be imposed on any resident here that goes against his religious beliefs or infringes upon his religious freedom. In being devoted sons of the motherland, Hindus, Muslims, Sikhs, and Christians all stand equal. Just as a Hindu cannot be prevented from idol worship, in the same way no Muslim can be compelled to worship anything other than Allah.

Those who, under the guise of majority, attempt to force all the inhabitants of the country to adhere to their own beliefs and practices are, in reality, not well-wishers of the motherland; rather, they weaken its very foundations. This is because the survival and integrity of our country depend solely on respecting the sentiments of every community living here and on not causing hurt or offence to anyone.

This is not treason against the nation:

Muslims are by no means opposed to any anthem or song that contains praise of India and its various virtues; rather, they recite and sing such songs with enthusiasm. The national song “*Sāre Jahān Se Achchhā, Hindustān Hamārā*” is a reflection of our true feelings about this country. We have never had any objection to reciting such songs, nor can there be any.

Our only submission is that we should not be made to utter words or be compelled to perform actions that go against our belief in Tawḥīd (the Oneness of God).

Since the song *Vande Mataram* contains purely polytheistic expressions, we have an objection to reciting it. The reason for this objection is by no means that we do not love our country or that we are not loyal to it; rather, this objection is solely based on the fact that reciting it goes against the religious freedom granted to us by the Constitution. Our religious freedom is dear to us under all circumstances, and we cannot bargain or compromise it at any cost.

Therefore, the government, fellow countrymen, and our enlightened and broad-minded intellectuals should not regard the concerns of Muslims as opposition to the nation; rather, they should sincerely try to redress their genuine grievances and insist on withdrawing such coercive directives. Otherwise, the consequences and outcomes of such measures may prove extremely dangerous for the country.

Appeal to Muslims:

On this occasion, we also appeal to ordinary Muslims to remain fully sensitive and demonstrate complete vigilance in safeguarding the faith (īmān) of their future generations. They should strictly instruct their children not to utter any words of shirk with their tongues and not to treat anyone other than Allah as an object of worship.

In matters of faith and Islam, our feelings must be absolutely clear: we can endure every loss of this world, but we cannot tolerate even for a moment any harm or compromise to our religion and Islam. May Allah Almighty grant us complete steadfastness upon His religion. **Ameen.**

Nidā-e-Shāhī, August 1998

**By: Advocate Amir Khan
(Supreme Court of India)**

मातृभूमि पूज्य (माबूद) नहीं है।

अब गौर कीजिए कि जब कुरआन करीम ने शिर्क के मामले में अपने सगे और वास्तविक माता-पिता के आदेश को भी नज़रअंदाज़ कर दिया है, तो फिर “मातृभूमि” और “भारत माता” जैसी रूपकात्मक माताओं के साथ सच्चे ख़ालि़क़ जैसा व्यवहार इस्लाम कैसे स्वीकार कर सकता है? माँ का सम्मान करना और उससे प्रेम करना एक बात है, और उसे ईश्वर बना लेना या उसे सृष्टिकर्ता के दर्जे में रख देना बिल्कुल दूसरी बात है।

प्रेम और वफ़ादारी का अर्थ यह नहीं होता कि जिससे हम प्रेम करें, उसकी पूजा भी करने लगे। हम अपने माता-पिता से प्रेम करते हैं, अपने भाई-बहनों से स्नेह रखते हैं और रिश्तेदारों से संबंध निभाते हैं, लेकिन उनकी पूजा नहीं करते। इसलिए कोई यह नहीं कह सकता कि पूजा न करने के कारण हमारे प्रेम में कोई कमी आ गई है।

इसी प्रकार, यदि कोई मुसलमान यह कहे कि वह अपने देश से प्रेम करता है, लेकिन उसकी उपासना नहीं करता और उसे ईश्वर के दर्जे में नहीं रखता, तो उसे देश और राष्ट्र का गद्दार या दुश्मन कदापि नहीं कहा जा सकता।

हिंदुस्तान हमारा वतन है और वतन होने के नाते उससे हमारा स्वाभाविक संबंध भी है। इसके हर कण-कण पर हमारे उज्वल इतिहास के अमिट निशान प्रमाणित हैं। हम अपने देश की भलाई और उन्नति के लिए दिल से प्रयासरत हैं और आगे भी रहेंगे।

लेकिन इससे प्रेम और लगाव का यह अर्थ कदापि नहीं कि हम उसे माबूद (पूज्य) बना लें। हमें न तो बौद्धिक रूप से और न ही कानूनी रूप से किसी भी प्रकार से वतन की पूजा या उपासना करने के लिए मजबूर किया जा सकता है।

हमारे देश ने हमें संवैधानिक रूप से यह अधिकार दिया है कि यहाँ रहने वाले किसी भी व्यक्ति पर ऐसा कोई आदेश लागू न किया जाए जो उसके धार्मिक विश्वासों के विरुद्ध हो और जिससे उसकी धार्मिक स्वतंत्रता को ठेस पहुँचती हो। मातृभूमि के सपूत होने में हिंदू, मुसलमान, सिख और ईसाई सभी समान हैं।

जिस प्रकार किसी हिंदू को मूर्ति-पूजा से नहीं रोका जा सकता, उसी प्रकार किसी मुसलमान को भी अल्लाह तआला के अलावा किसी दूसरी चीज़ की इबादत के लिए मजबूर नहीं किया जा सकता। जो लोग बहुसंख्यक होने के भ्रम में देश के सभी निवासियों को अपने आस्था और आचरण का पाबंद बनाने की कोशिश कर रहे हैं, वे वास्तव में मातृभूमि के हितैषी नहीं हैं, बल्कि उसकी जड़ों को कमजोर करने वाले हैं। क्योंकि हमारे देश की स्थिरता और एकता का आधार केवल इसी में है कि यहाँ रहने वाले हर समुदाय की भावनाओं का सम्मान किया जाए और किसी की दिल-आज़ारी न की जाए।

यह वतन से ग़दारी नहीं है:

मुसलमान हिंदुस्तान की प्रशंसा और उसकी अच्छाइयों से भरे किसी भी तराने या गीत के विरोधी नहीं हैं; बल्कि ऐसे तरानों को वे पूरे उत्साह के साथ पढ़ते और गुनगुनाते हैं। यहाँ का क़ौमी तराना “*सारे जहाँ से अच्छा, हिंदुस्तान हमारा*” इस देश के बारे में हमारी सच्ची भावनाओं का प्रतिबिंब है। ऐसे तराने पढ़ने में हमें कभी कोई आपत्ति नहीं रही और न ही हो सकती है।

हमारा कहना केवल इतना है कि हमारी जुबान से ऐसे शब्द न कहलवाए जाएँ और हमें ऐसे कार्य करने के लिए मजबूर न किया जाए, जो हमारे तौहीद (एकेश्वरवाद) के विश्वास के विरुद्ध हों। चूँकि *वंदे मातरम* गीत में स्पष्ट रूप से बहुदेववादी (मुषरिकाना) शब्द हैं, इसलिए हमें उसके पाठ पर आपत्ति है। इस आपत्ति का कारण यह कदापि नहीं है कि हमें अपने वतन से प्रेम नहीं है या हम उसके वफ़ादार नहीं हैं; बल्कि यह आपत्ति केवल इस आधार पर है कि उसका पाठ हमें संविधान द्वारा प्राप्त धार्मिक स्वतंत्रता के विरुद्ध है। हमारी धार्मिक स्वतंत्रता हमें हर हाल में अत्यंत प्रिय है और हम किसी भी कीमत पर उस स्वतंत्रता का सौदा नहीं कर सकते। इसलिए सरकार, देशवासियों और हमारे प्रबुद्ध एवं उदार विचारों वाले बुद्धिजीवियों को चाहिए कि वे मुसलमानों की बेचैनी को वतन-विरोध न समझें, बल्कि गंभीरता के साथ उनकी वास्तविक शिकायतों के निवारण का प्रयास करें और ऐसे जबरन लागू किए गए आदेशों को वापस लेने पर ज़ोर दें। अन्यथा, इसके दुष्परिणाम और नतीजे देश के लिए अत्यंत खतरनाक सिद्ध हो सकते हैं।

मुसलमानों से अपील:

इस अवसर पर हम आम मुसलमानों से भी अपील करते हैं कि वे अपनी आने वाली नस्लों के ईमान की हिफ़ाज़त के सिलसिले में पूरी तरह सजग रहें और सम्पूर्ण जागरूकता का प्रमाण दें। वे अपने बच्चों को सख्ती से नसीहत करें कि वे अपनी जुबान से कोई भी शिर्किया शब्द न निकालें और अल्लाह के अलावा किसी के साथ भी माबूद जैसा व्यवहार न करें।

ईमान और इस्लाम के मामले में हमारे जज़्बात बिल्कुल स्पष्ट होने चाहिए कि हम दुनिया जहान का हर नुक़सान सहन कर सकते हैं, लेकिन अपने दीन और इस्लाम पर किसी भी तरह की आँच को एक पल के लिए भी बर्दाश्त नहीं कर सकते। अल्लाह तआला हमें अपने दीन पर पूरी तरह इस्तिक़ामत अता फ़रमाए। **आमीन।**

निदा-ए-शाही, अगस्त 1998

**अधिवक्ता आमिर खान
(भारतीय सर्वोच्च न्यायालय)**